کتاب نما

قرآنیات پر نئی کتابیں:

ادارہ

تعارف الفرقان عالمی فلسفہ و مذہب کے تناظر میں

مصنف : حمید نسیم

ناشر : فضلی سنز (پرائیویٹ) لمٹیڈ، اردو بازار، کراچی،

سن اشاعت: نومبر ۱۹۹۷ء، ۵ جلد

اردو کے مشہور ادیب اور ناقد جناب حمید نسیم صاحب متعدد کتب کے مصنف ہیں۔ اردو کے ساتھ ساتھ انھوں نے اسلامیات اور قرآنیات کا بھی گہرا مطالعہ کیا ہے۔ اردو دانشوروں کے حلقہ میں ان کی شناخت اسلامی فکر کے حامل ادیب وناقد کی ہے۔ اس کا سب سے نمایاں مظہر ان کی تفسیر "تعارف الفرقان" ہے جو پانچ جلدوں پر مشتمل ہے اور جسے پاکستان کے ممتاز پبلشر فضلی سنز نے بڑے اہتمام سے شائع کیا ہے۔ اس تفسیر کی ترتیب و تالیف میں ان کو مشہور عالم مولانا طاسین صاحب کا بھرپور تعاون حاصل رہا ہے۔ بلکہ یہ کام انہیں کی ہدایت پر شروع اور انہیں کی نگرانی میں اختتام پذیر ہوا۔ یہاں تک کہ مؤلف کا اس باب میں احساس یہ ہے کہ "یہ کہنا اعتراف حقیقت کے سوا کچھ نہیں کہ **قلم میرا تھا ہاتھ انکا**۔ اگر اس خدمت میں کہیں کوئی خوبی ہے تو وہ مولانا محمد طاسین کی ہدایت اور رہنمائی کا نتیجہ ہے اور جہاں جہاں کوئی کوتاہی ہے وہ میری کم علمی اور بے بضاعتی کی وجہ سے ہے"۔

"سبیل سعادت" کے عنوان سے اس تفسیر کے مقدمہ میں مؤلف نے قرآن مجید کی اہمیت وافادیت کی وضاحت کے ساتھ ساتھ اس پہلو پر بھی روشنی ڈالی ہے کہ کتاب عزیز کا مطالعہ کس انداز میں اور کن مقاصد کے پیش نظر کیا جائے۔

مقدمہ میں ایک اور پہلو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس خیال کا اظہار کرتے ہیں کہ قرآن کریم پوری نوع انسانیت کے لئے ہے، ہر طبقہ اور ہر سطح کے لوگ اس کی مخاطب ہیں

اس لئے اللہ کا یہ کلام Minority Appeal والا کلام نہیں ہے بلکہ اللہ تعالی نے ایک عام آدمی کو اپنے کلام کا مخاطب متعین کر کے یعنی Average Intelligence کو نظر میں رکھتے ہوئے کلام اتارا ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ کے کلام کا آسان سلیس اور بلیغ ہونا ایک بنیادی ضرورت ہے۔ قرآن کریم کی تمام مثالیں، تشبیہات، تلمیحات اور استعارات فہم انسانی سے بالاتر نہیں ہیں۔ فہم قرآن کے سلسلے میں انکا خیال ہے کہ قاری کو آیت بہ آیت اس کے ساتھ چلنا چاہئے کیونکہ یہی واحد کتاب ہے جو ذہن انسانی کے لئے تسکین کا باعث اور اس کی تکمیل کا ذریعہ ہے اور یہ کتاب ایک ایسے صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کرتی ہے جو علم، عمل اور عبادت تینوں کا مجموعہ ہے۔ یہ کتاب ایک فلاحی اور عادلانہ معاشرہ قائم کرتی ہے اور قرآن کریم میں نہایت صراحت سے یہ موجود ہے کہ اندھی محبت جو انسان کو اس کے خالق سے غافل کر دے جہل اور شرک ہے۔ جو معاشرہ جب دنیا کو اپنا اصول بتائے وہ جاہلیہ ہے۔ اس مقدمہ میں مزید لکھتے ہیں کہ قرآن کا مقصود نوع انسان کو خلافت فی الارض کے منصب کا اہل بنانا ہے۔ انفرادی اور اجتماعی رویوں کو خیر کے سانچے میں ڈھالنا ہے ذاتی نجات Personal Salvation کی کوشش اجتماعی فلاح وصلاح کی جہت سے کٹ جائے، تو قرآن کریم کی رو سے قابل قبول نہیں ہے۔

یہ تفسیر اردو تفاسیر میں اس حیثیت سے انفرادیت کی حامل ہے کہ جہاں جہاں ضرورت متقاضی ہوتی ہے آیات کریمہ کی توضیح وتشریح عالمی فلسفہ اور مذاہب کے تناظر میں کی گئی ہے اور قرآن کریم کی روشنی میں دنیا کے دیگر فلسفوں، مکاتب فکر اور مذاہب کی خامیوں اور کوتاہیوں کی نشان دہی کرتے ہوئے یہ ثابت کیا گیا ہے ک صرف قرآن کریم کا فراہم کردہ فلسفہ ہی معاشرہ انسانی کے لئے ہدایت اور نجات کا ذریعہ ہے۔

ابتدائی دو جلدوں میں مؤلف نے مختلف مذاہب اور فلسفوں کے تصورات اور بنیادی اخلاقیات کو پیش کیا ہے تاکہ قارئین ان کے حقائق کا موازنہ قرآنی حقائق سے کر سکیں اور قرآن کریم کی اولیت وافضلیت کا پورا ثبوت مل سکے۔ جن مذاہب اور فلسفوں کو موضوع بحث بنایا گیا ہے ان میں مصری دیومالا، قدیم بابل، اسرائیلیات، مذہب زرتشت، ہندو مذہب، بدھ مت، بھگوت کا فلسفہ، ویدانت، یونانی مابعد الطبیعات، افلاطون کی تمثیل، رواقیت،